نابالغ میت کو تلقین کرنا

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3333

تاریخ اجراء: 01 جمادی الاخریٰ 1446ھ / 04 دسمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

مفتی صاحب کی بارگاہ میں سوال عرض ہے کہ تدفین کے بعد جو تلقین کی جاتی ہے تو کیا نابالغ میت کو بھی تلقین کرنی چاہیے؟ شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

میت نابالغ ہو تو اسے تلقین کرنے کی حاجت نہیں، کیونکہ تلقین اسے کی جاتی ہے جس سے قبر میں سوالات کیے جاتے ہوں اور اصح قول کے مطابق نابالغ سے قبر میں سوالات نہیں کئے جاتے۔

چنانچہ نہر الفائق میں ہے: ”ومن لم يسأل ينبغي أن لا يلقن، وقد اختلف في الصبي فجزم المصنف في (العمدة) بأنه يسأل، والأصح: أنه لا يسأل، وكذلك النبي، وخص ذلك في (المسايرة) لابن الهمام بأطفال المؤمنين، فقال: الأصح: أن الأنبياء لا يسألون ولا أطفال المؤمنين“ ترجمہ: جس سے قبر میں سوالات نہ کیے جائیں، اسے تلقین نہیں کرنی چاہیے اور تحقیق بچے کے بارے میں اختلاف ہے، مصنف نے ”العمدة“ میں اس بات پر جزم فرمایا ہے کہ بچے سے قبر میں سوالات کیے جاتے ہیں، جبکہ اصح قول (سب سے زیادہ درست بات) یہ ہے کہ بچے سے سوالات نہیں کیے جاتے، اور یونہی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا معاملہ ہے، اور ابن ہمام کی کتاب ”المسايرة“ میں اس (یعنی: قبر میں سوالات نہ ہونے) کو مؤمنین کے بچوں کے ساتھ خاص کیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا: اصح (سب سے زیادہ درست بات) یہ ہے کہ قبر میں سوالات نہ تو انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے کیے جاتے ہیں اور نہ مؤمنین کے بچوں سے۔ (النهر الفائق، جلد 1، صفحه 381، دار الكتب العلمية، بيروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم